QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

سماوی مذاہب میں سزاؤں کے تصورات کا قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

An Analytical Study of Punishment Concepts in Divine Religions: Insights from the Quran, Sunnah

Asadullah Mubashir

Doctoral Candidate, Department Of Islamic Studies, The Islamia University Of Bahawalpur/ Est, Ges Weslan Bahawalpur. Email: mubasharmubashar313@gmail.com

Taswar Hussain

Lecturer, Dept. of Qur'anic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

Email: taswar.hussain@iub.edu.pk

In recent times, Islam has often been unfairly labeled as a religion that promotes fear and extremism due to its teachings on reward and punishment. However, such principles are not unique to Islam; they are also present in other major religions. Rather than spreading misunderstandings, it is essential to recognize the values within these beliefs that aim to build a just and peaceful society. This approach promotes unity among religions and helps reduce hatred and hostility.

Islam has a unique, detailed, and well-organized system of justice based on reliable sources, especially the Quran, which has remained unchanged. In addition, the teachings of the Prophet Muhammad (ﷺ) serve as a secondary, verified source, providing a clear guide. Even teachings from the Torah and Bible are referenced to show shared moral values among religions.

Justice has been a part of human history since ancient times, with each religion offering its own perspective. In Islam, personal freedom is respected but limited by divine rules to protect others' rights. If these limits are crossed, certain punishments are outlined to restore peace and prevent harm. By following these principles, social order can be maintained, but ignoring them can lead to more problems. This study explores these ideas in three main sections to provide a clearer understanding.

Keywords: Islam, reward and punishment, justice system, interfaith harmony, Quran, Hadith, ethics, societal reform, religious unity, Abrahamic religions, social order.

تعارف:

تصورات جزا و سزا کے باعث اسلام کیلئے اسلاموفوبیا اور دہشت گرد مذہب جیسے القابات عہد جدید کے ناسور بن چکے تھے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تصورات سزا تمام ادیان و مذاہب کے مستند و معتبر ذرائع میں بلاشک و ریب موجود ہیں۔ سو اتہام بازی اور الزام تراشی سے قطع نظر ہو کر نظریات کو تسلیم کرنا اور اصلاح معاشرہ کے لیے کی گئی کاوشوں کو سراہنا چاہیے۔ تاکہ مذاہب عالم میں اتحاد و یگانگت فروغ پائے اور اشتعال و نفرت جیسے جراثیم کا خاتمہ ہو سکے۔ البتہ اصول و ضوابط کے اعتبار سے اسلام کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس میں پیش کردہ نظام جزا و سزا جدید، جامع اور مفصل ہے۔ اور اس کے ماٰخذ و مصادر ایسے محکم و مسلم اور معتمد علیہ ہیں کہ یہ نہ صرف اہل اسلام بلکہ الہامی مذاہب کے تمام ماننے والوں (خواہ وہ یہودیت سے تعلق رکھتے ہوں یا کرسچن کمیونٹی سے) کیلئے مشعل راہ ہیں۔

کتاب اللہ محفوظ ہونے کے باعث حصول علم کا یقینی ذریعہ ہے۔ سو سماوی مذاہب کے تصورات سزا میں زیادہ تر اعتماد کتاب اللہ پر کیا گیا ہے۔ پھر چونکہ صحت کے اعتبار سے جرح و تعدیل کا جو التزام احادیث نبویہ میں کیا گیا ہے، تورات و انجیل میں بھی نہ تھا۔ اس لیے دوسرے نمبر پر اعتماد احادیث نبویہ پر کیا ہے۔ پھر چونکہ تورات و انجیل، یہودیت و عیسائیت کی ترجمان و نمائندہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لیے ان کے دلائل کو ذکر کرنے سے بھی بے اعتنائی نہیں کی گئی۔ الہامی مذاہب میں قدیم ہونے کے پیش نظر یہودیت کو مقدم ، عیسائیت کو متوسط اور اسلام کو مؤخر رکھا گیا ہے۔

تصور جرم و سزا کی تاریخ انسانیت کی تاریخ کی طرح قدیم ہے۔ الہامی مذاہب میں سے کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جس میں جرائم پر سزا کا تصور نہ ہو۔ ہاں اس قدر ضرور ہے کہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ، کسی میں بالاجمال اور دوسرے میں بالتفصیل مذکور ہے۔ بہرحال مذکورہ تمام تفاصیل کو ذکر کرنے کے بعد بھی قطعاً یہ دعوی نہیں کیا جاسکتا کہ الہامی مذاہب کا تصور سزا مکمل طور پر آشکار ہوا اور اس میں مزید اصلاح یا کمی و بیشی کی گنجائش نہ ہے ، بلکہ ان تصورات کی جامعیت ایک وسیع و عریض مضمون کو محیط ہے جسے مفصلات میں دیکھا و پڑھا جاسکتا ہے۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حقائق کے ادراک اور حدود اللہ کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر انسان کو جو حواس خمسہ (Five Senses) ودیعت فرمائے ہیں۔ ان کو مطلقاً اور آزادانہ استعمال کی اجازت نہیں دی۔ یہ مالک کی امانت اور احکامات رب کے پابند ہیں۔ یہ ہاتھ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو دیا اور اس کو آزادی بھی عطا کی مگر جہاں دوسرے شخص کا چہرہ شروع ہو جائے، وہاں اس کی آزادی ختم ہو جاتی ہے۔ بعینہ اسی طرح کسی کی خفیہ باتوں کو سننا، کسی کی پرائیویسی کو دیکھنا، ہاتھوں اور زبان کے ساتھ کسی انسان کو (مالی یا بدنی) ایذا دینا، بدن غیر سے لمس یا نظر کے ذریعے استمتاع کرنا شرعا مہجور و ممنوع ہیں۔ ان حواس کا استعمال منشائے رب تو ہے مگر رضائے رب نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کیلئے حدود متعین فرمائی ہیں۔ اگر ان حدود میں رہتے ہوئے ان کو استعمال کیا جائے تب یہ رضائے رب ہو گی۔ بصورت دیگر ان کا استعمال ناجائز اور حرام ہو گا۔ اور اگر یہ حدود سے تجاوز کر جائیں تو مالک نے ان کو راہ عدل پر لانے یا ان پر اولی یا عقبی میں نازل ہونے والے وبال کو ختم کرنے کے لئے بعض حدود (سزاؤں) کو متعین کیا ہے۔ اگر ان حدود کا نفاذ کیا جائے تو اصلاح معاشرہ، امن معاشرہ اور جرائم کا خاتمہ ممکن ہے۔ بصورت دیگر مسائل میں اضافہ تو ہو سکتا ہے مگر خاتمہ ناممکن ہے۔ جب سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس ارض فانی پر انسانیت کو آباد کیا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اسلوب یہی رہا ہے کہ اصلاح کی راہ نہ پانے والے مجرموں کو ان کے اعمال قبیحہ پر سخت سے سخت سزائیں دی جائیں۔ ذیل کی چند مثالوں سے اس بات کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ موضوع ہٰذا کو تین مباحث میں تقسیم کیا جائے گا۔

سماوی مذاہب میں تصورات سزا

﴿ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾[1]

"اے گناہ گارو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

بالفاظ دیگر اولاد آدم کہہ کر مجرم کی مذہبی وجغرافیائی قیود کو ختم فرمادیا۔ یعنی مجرم سے مراد کسی خاص طبقہ، معاشرہ، قوم، نسل اور قبیلہ سے تعلق رکھنے والا فرد و شخص نہیں بلکہ بلا تقیید و تعیین اولاد آدم ہے۔ اس روسے یہودی، عیسائی، مسلمان، کافر، مشرک، ہندو ،صابی و مجوسی سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور مذہبی احکام (اوامر و نواہی) میں رب تعالیٰ کے پابند ہیں۔ بعینہ ایسے ہی سبھی جرائم کی سزا پانے کے اعتبار سے بھی عقبی و اولیٰ میں برابر کے شریک ہیں۔ دوسرے مقام پر بالفاظ دیگر یوں صراحت فرمائی:

﴿ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾[2]

"کوئی بھی (زمین پر) پاؤں دھرنے والا جاندار ایسا نہیں مگر وہی اس کی پیشانی کو تھامنے والا ہے، یقیناً میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔"

سامی ادیان سے قبل کے سماوی مذاہب اور تصورات سزا

جرم پر تصور سزا بعد کے ادوار کی تخلیق نہیں بلکہ تخلیق آدمؑ یعنی انسانیت کی ابتدا سے ہی موجود ہے۔ جرم کا وبال واقع ہو کر رہتا ہے۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی مثال قرآن کریم سے ملاحظہ کی جاسکتی ہے:

﴿ لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا أَنَاْ بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لأَقْتُلَكَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ(28)اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴾[3]

اگر تو اپنے ہاتھ کو میری طرف بڑھائے گا مجھے قتل کرنے کیلئے میں اپنا ہاتھ تیری طرف نہ بڑھاؤں گا تجھے قتل کرنے کیلئے بلاشبہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ (وبال) کے ساتھ لوٹے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے ظالموں کا یہی بدلہ ہے

قوم نوح کی مثال: یہ قوم نبی کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ مذاق بھی اڑایا کرتی تھی اور نبی کو ہی رجم کی دھمکیاں بھی دیتی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ کو اس قوم پر شدید غصہ آیا تو شدید و مہلک طوفان بھیج کر ساری قوم کو غرق آب کر دیا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِـيْمًا ﴾[4]

اور قوم نوح نے بھی جب رسولوں کو جھوٹا کہا تو ہم نے انھیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لئے انھیں نشان عبرت بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

---

[1] Sūrat al-Ahzāb, 33:59-60.
[2] Sūrat al-Wāqiʻah, 56:11.
[3] Sūrat al-Ankabūt, 29:5.
[4] Sūrat al-Ṣāffāt, 37:25.

قوم لوط کی مثال: اس قوم کا جرم اغلام بازی [5] کرنا تھا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑنا چاہا تو ان کی بستیوں کو تہس نہس کر نے کے لئے پکی مٹی کے پتھروں کی بارش نازل فرمائی جس سے ساری قوم (لوطؑ، ان کے اہل وعیال ان کے بیوی کے علاوہ) کو ہلاک کر دیا گیا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

﴿ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ﴾ [6]

پھر جب ہمارا حکم آپہنچا، ہم نے اس بستی کے اوپر کے حصہ کو نیچے (زیر وزبر) کر دیا اور ان پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔

قوم شعیب کی مثال: یہ قوم ناپ تول میں کمی کرنے کے جرم میں ملوث تھی جب مالک کائنات کو غصہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک زور دار چنگھاڑ کے ذریعے انہیں نشان عبرت بنایا۔ جس کے بعد یہ لوگ اوندھے منہ اپنے گھروں میں گرے پڑے تھے۔

﴿ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴾ [7]

جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ (تمام) مومنوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت چنگھاڑ کے عذاب نے دھر دبوچا (ا) جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندے پڑے ہوئے ہو گئے۔

قوم صالح یعنی ثمود کی مثال: اس قوم نے نبی سے من چاہا معجزے کا مطالبہ کیا کہ ہمیں پہاڑ میں سے اونٹنی نکال کر دکھائے۔ تو صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا جس پر پہاڑ کی اوٹ سے ایک اونٹنی ظاہر ہوئی جو کھاتی، پیتی اور بچے جنتی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اونٹنی اور اس قوم کے درمیان کھانے پینے کی باری مقرر فرمادی۔ تو ظالموں نے اس اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مرتکب ہوئے، اسی طرح نبی کی نافرمانی بھی کی اور اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کو ہلاک کرنے کے جرم کا ارتکاب بھی کیا۔ جس کی پاداش میں منجانب اللہ ایک زور دار چنگھاڑ نے انہیں آلیا اور ایک جگہ ہے کہ شدید بھونچال کی زد میں آکر ہلاک ہوئے۔ اور ہلاکت کے بعد سب کے سب اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴾ [8]

(جس کے نتیجے میں) ثمود تو بیحد خوفناک (اور اونچی) آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔

ایک اور مقام پر ان کے جرائم اور سزا کو اس طرح سے بیان کیا گیا۔

﴿ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ ﴾ [9]

---

[5] اغلام بازی: یعنی لڑکوں کا لڑکوں ہی سے بدفعلی کا ارتکاب کرنا۔ مگر ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ خطا فاش لوط علیہ السلام کی قوم میں تھی نہ کہ لوط علیہ السلام میں۔ سو ہمیں اس عمل کی نسبت لوط علیہ السلام کی جانب کرتے ہوئے اس عمل کو لواطت کے نام سے نہیں پکارنا چاہیے۔ بلکہ قوم کی طرف نسبت کرتے ہوئے سدومیت کہہ کر یا عمل کی طرف نسبت کرتے ہوئے اغلام بازی کہہ کر پکارنا چاہیے۔

[6] Sūrah al-Takwir, 82:11.

[7] Sūrah al-Dhāriyāt, 94:11.

[8] Sūrah al-Mulk, 67:5.

[9] Sūrat al-Mursalāt, 77, 78:07.

پس انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح! جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے تھے اس کو منگوائیے اگر آپ پیغمبر ہیں۔ پس ان کو زلزلہ نے آپکڑا. اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے اوندھے پڑے رہ گئے.

ان ظالموں نے اللہ تعالیٰ کے نبی کو چیلنج کیا، رب کی نافرمانی کی، عذاب الٰہی کو للکارا کہ ہمیں سزا دے کر دکھا۔ تو اللہ نے پوری قوم کو رجفہ یعنی شدید زلزلہ کی لپیٹ میں لے لیا اور سب کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پھینک دیا۔ عذاب الٰہیٰ کے بعد پوری قوم منہ کے بل گری پڑی تھی۔

<u>عاد یعنی قوم ھود کی مثال:</u> یہ قوم جسمانی قوت وطاقت کے اعتبار سے بے مثل ومثال تھی۔ اسی وجہ سے لڑاکا اور لوگوں پر ظلم و جبر کرنیوالے تھے۔ اس قوم سے اللہ تعالیٰ کے نبی ھود علیہ السلام نے وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر زندگی بسر کرو۔ آگے سے دوٹوک جواب دیا کہ تو ہمیں نصیحت کر یا نہ کر ہم نے تیری نہیں ماننی۔ اپنے نبی کی اس نافرمانی کے سبب، جب اللہ نے اس کو پکڑنا چاہا تو ایک بے قابو طوفانی ہوا بھیجی جو مسلسل سات راتیں اور آٹھ دن تک چلتی رہی۔ اس کے بعد وہ اپنے علاقے میں کھوکھلے کھجور کے تنے کی طرح گرے پڑے تھے۔

﴿ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴾[10]

اور جو عاد تھے تو ان کو ہلاک کیا گیا ایک ایسی تند وتیز اور سرکش (وبے قابو) ہوا سے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلط رکھا ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار جس کے نتیجے میں اس قوم (کا حال یہ ہو گیا تھا کہ اگر تم وہاں ہوتے تو ان لوگوں) کو تم اس طرح گرا ہوا دیکھتے کہ گویا کہ وہ کھوکھلے (اور بوسیدہ) تنے ہیں گری ہوئی کھجوروں کے۔

<u>مبحث اول: یہودیت میں تصورات سزا</u>

یہودیت میں جو سزائیں پائی جاتی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل چار نوعیت کی ہیں۔ ذیل میں اختصار کے بعد ان اقسام کا بالتفصیل ذکر کیا جائے گا۔

<u>اول: وہ سزائیں جو اللہ نے ان کو دنیا میں دیں:</u>

یہودی وہ قوم ہے جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں مغضوب علیہم اور ضالین قرار دیا ہے۔ اور فرمایا اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ان میں بہت سوں کو بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ قوم اللہ کی نافرمانیوں میں اپنے عروج پر رہی۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: انہوں نے اپنے نبی کے توسط سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کچھ مطالبات کیے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اس شہر میں حطۃ کہتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔ ہم تمہارے گناہ بھی مٹا دیں گے اور تمہارا مطالبہ بھی پورا ہو جائے گا۔ مگر ظالموں نے حطۃ (بخش دے) کہنے کی بجائے حبۃ فی شعرۃ (دانہ بالی سمیت ہو) کہنا شروع کر دیا۔ مالک کائنات کو ان کی نافرمانی سخت ناپسند لگی تو طاعون کی وبا کی صورت میں ان پر عذاب نازل فرمایا جس کے نتیجے میں ستر ہزار یہودی مارے گئے۔[11] اسی طرح

---

[10] Sūrat al-Ḥaqqah, 6-7:69.

[11] Kailānī, ʻAbd al-Raḥmān Mawlānā, Tafsīr al-Qur'ān, 1/76 (Lahore: Maktabah al-Salām, 1st Edition: 1432 A.H).

ہفتہ کے دن کے معاملے میں یہ قوم **حیلہ سازی** کرنے کے باعث انہیں ذلیل بندروں کی صورت بدل دیا گیا۔[12] واعظین کے لیے سد باب بننے پر انہیں چار طرح کی سزاؤں سے دوچار کیا گیا۔ اول: تا قیامت جابر حکمرانوں (ٹائٹس یا طیطوس، ھامان وزیر خشیارش اول، بخت نصر بابلی، ہٹلر) کا تسلط۔ دوم: اتحاد کا شیرازہ بکھر جانا اور افتراق و انتشار کی صورت میں پھوٹ کا پڑ جانا۔ سوم: اچھے اور برے حالات کے ذریعے آزمائش۔ چہارم: نسلوں کی تباہی۔[13] اسی طرح ظلم اور اللہ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے سبب ان پر بہت سی حلال چیزوں (ہر ناخن والا جانور، گائے، بکری کی پشت، انتڑیوں اور ہڈی کے ساتھ ملی چربی کے علاوہ ساری چربی[14] خرگوش، اونٹ اور سافان[15] وغیرہ) کو حرام قرار دیا گیا۔[16] عہد شکنی، کفر بآیات اللہ، انبیاء کے ارادہ قتل اور عذر تراشیوں کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی۔[17] انبیاء علیہم السلام سے کثرت سوالات کے باعث مشکلات سے دوچار کیا گیا۔ موجد شرک (سامری) کو متعدی مرض میں مبتلا کر دیا گیا۔ کبر و نخوت کے سبب مال ومتاع سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔

ثانی: وہ سزائیں جو بطور وعید آخرت میں ان کے لئے بیان کی گئیں:

بچھڑے کی پرستش پر قتل نفس کا حکم دیا گیا تھا مگر عمل نہ کرنے کے باعث خلود فی النار کی وعید سنائی گئی۔ ابن اللہ قرار دینے کے سبب لعنت خداوندی کے مستحق قرار پائے۔ انبیاء وصلحا پر بہتان اور اتہام تراشیوں کے سبب اختلافات میں مبتلا کیا گیا۔ سود خوری اور اکل حرام کے سبب اخروی دردناک سزا کی وعید سنائی گئی۔ کتاب اللہ میں تحریف کے سبب جہنم کے طبقہ ویل کی نوید دی گئی۔[18] زکوٰۃ نہ دینے کے بسبب مالوں کو تپا کر پیشانی، پہلو اور پیٹھ داغنے کی وعید سنائی گئی۔[19]

---

[12] " اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو کہ دریائے (شور) کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھئے! جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جب کہ انکے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں، اور وہ ہفتہ کے دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں، ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے اللہ کے منع کردہ حکم کی خلاف ورزی کی تو ہم نے کہا کہ سب ذلیل بندروں کی صورت اختیار کر لو۔" (القرآن: 165-07:164)

[13] " اور وہ وقت یاد کرنا چاہیے کہ آپ کے رب نے یہ بات بتلادی کہ وہ ان یہود پر قیامت تک ایسے شخص کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو ان کو سزائے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا بلاشبہ آپ کا رب جلدی ہی سزا دے دیتا ہے اور بلاشبہ وہ واقعی بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے۔"." اور ہم نے دنیا میں ان کی مختلف جماعتیں کر دیں۔ بعض ان میں نیک تھے اور بعض ان میں اور طرح کے تھے۔" ." اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے شاید باز آجائیں۔ "" پھر ان کے بعد بیکار لوگ ان کے جانشین ہوئے کہ کتاب کو ان سے حاصل کیا وہ اس دنیائے فانی کا مال متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہماری ضرور مغفرت ہو جائے گی حالانکہ اگر ان کے پاس ویسا ہی مال متاع آنے لگے تو اس کو بھی لے لیں گے کیا ان سے اس کتاب کے اس مضمون کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بجز حق بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں اور انہوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا اس کو پڑھ لیا اور آخرت والا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ رکھتے ہیں، پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔" (القرآن: 169-07:168)

[14] Sūrah al-Anʿām, 6:146.

[15] Al-Kitāb al-Muqaddas, ʻAhd al-Namāh al-Qadīm, Sūrah Lāwīyī, 11:40-41; Ayyḍan, ʻAhd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Dīwār, 7:14.

[16] جو نفیس چیزیں ان کے لئے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کر دیں ان کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث۔
(Sūrah al-Nisā', 4:160)

[17] Sūrah al-Nisā', 4:155.

[18] Sūrah al-Baqarah, 2:79.

[19] Sūrah al-Tawbah, 9:34-35.

ثالث: وہ سزائیں جو عہد نبوی میں نبی ﷺ نے ان کو دیں:

عہد نبوی ﷺ میں جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ کے ماتحت یہود عیسائی اور مسلمان سبھی تھے۔ آپؐ نے ان تمام اقوام میں خالص سماوی تعلیمات کو نافذ و مروج فرمایا۔ قتل کے بدلے قتل کرنا، قتل کے بدلے دیت دینا، زخم کے بدلے زخم لگانا اور قطع اعضاء کے بدلے قطع اعضاء تھا۔ زنا کی سزا رجم (پتھروں سے سنگسار) کرنا تھی۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ یہودی مرد و عورت نے زنا کیا تو نبی ﷺ نے ان کی کتاب تورات منگوا کر اس سے فیصلہ فرمایا اور دونوں کو رجم کیا گیا۔[20] عہد شکنی پر یہودیوں کے بنو قینقاع اور بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بغاوت کے سبب بنو قریظہ اور ابو رافع ابن ابی الحقیق کو قتل کر دیا گیا۔ ناموس رسالت کو داغدار کرنے پر کعب بن اشرف یہودی کو قتل کی سزا دی گئی۔ فسق و فجور (چھیڑ چھاڑ اور شرارتوں) کے سبب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کے ہاتھوں ان کے اموال و املاک، کھیتوں اور باغات کو تلف کروا دیا۔[21]

رابع: کتاب اللہ یعنی تورات میں مذکور سزائیں:

یہودیت میں تصور سزا کو بیان کرنے کے لئے زیادہ تر اعتماد کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور سنت رسول اللہ یعنی حدیث مبارکہ پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ تحریف و اغلاط سے پاک ہیں اور تورات میں تحریف اس پر اعتماد کی راہ میں حائل و رکاوٹ ہے۔ مگر یہودیت میں تصور سزا کی وضاحت کو تورات سے صرف نظر کرتے ہوئے مکمل کر دینا عدل نہ ہو گا۔ سو تورات سے بھی چند ایک مثالیں پیش کی جا رہی ہیں کہ تصور سزا کو محض الزام نہ گردانا جائے بلکہ اس میں بیان شدہ حقائق میں تاکید و توثیق پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جو تورات میں قصاص سے متعلقہ احکامات بیان فرمائے، قرآن مجید میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ان میں قتل کے بدلے قتل، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے زخم اور اعضاء کے بدلے اسی عضو کو تلف کرنا ہے۔ اسی طرح قرآن میں ایک قصہ موسیٰ و خضر علیہما السلام سے متعلقہ بھی موجود ہے جس میں ہے کہ خضرؑ نے ایک لڑکے کو پایا، اور اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا کہ کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔ تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ تورات میں اور موسی علیہ السلام کے نزدیک قاتل کی سزا قتل ہی ہوا کرتی تھی۔

تورات میں رجم (سنگساری) کی سزائیں:

1. جو خدا کے نام پر بک جائے اسے ضرور جان سے مار دیا جائے، ساری جماعت اسے سنگسار کر دے۔[22]
2. جو شخص اور معبودوں کو سورج، چاند یا اجرام فلکی کی پوجا کرے اس کی سزا پھانکوں سے باہر لے جا کر ایسا مارنا ہے کہ وہ مر جائے۔[23]
3. جس مرد یا عورت میں جن آجائے یا وہ جادوگری کو اختیار کر لیں تو انہیں رجم (پتھروں کے ذریعے جان سے مار دینا) کر دیا جائے۔[24]
4. ماں باپ کے نافرمان بیٹے کو شہر کے سب لوگ مل کر سنگسار کر دیں۔[25]

---

[20] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ al-Musnad al-Mukhtaṣar min Umūr al-Rasūl wa Sunanih wa Ayāmih, Maktabah Dār al-Salām, Riyadh, 1st Edition: 1433 A.H, Kitāb al-Munāqab, Bāb Qawl Allah, "Yā'rifūnahu Kamā Ya'rifūna Abnā'ahum Wa Inna Farīqan Minhum Liyak'tumūna al-Ḥaqq wa Hum Ya'lamūn", Hadīth No. 3635.

[21] Sūrah al-Ḥashr, 59:5.

[22] Al-Kitāb al-Muqaddas, 'Ahd al-Namāh al-Qadīm, Sūrah Lāwīyī, 16:24.

[23] 'Ahd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Dīwār, 6:17.

[24] 'Ahd al-Namāh al-Qadīm, Sūrah Lāwīyī, 27:20.

[25] 'Ahd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Dīwār, 21:21.

عہد نامہ قدیم (تورات) میں آگ سے جلانے کی سزائیں:

1. اگر کوئی شخص بیوی اور ساس دونوں کو رکھے تو تینوں کو زندہ جلا دیا جائے۔[26]
2. کاہن (یہودی مولوی) کی بیٹی اگر بے حیائی کا ارتکاب کرے تو وہ آگ میں جلا دی جائے۔[27]

عہد نامہ قدیم (تورات) میں سزائے موت:

1. قاتل کو قتل کر دیا جائے۔[28]
2. زنا کی سزا اور عمل قوم لوط کی سزا بھی قتل ہے۔ جانور سے وطی کرنیوالا بھی مارا جائے۔[29]
3. کاہن (یہودی مولوی) سے گستاخانہ انداز سے پیش آنیوالے کی سزا قتل ہے۔[30]
4. صحرا نوردی کے ایام میں سبت کے دن ایک یہودی لکڑیاں اکٹھی کرتے پکڑا گیا۔ جماعت نے اسے حوالات میں بند کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بحکم خداوند اسے لشکر گاہ سے باہر لے جا کر خود سنگسار کیا اور وہ مر گیا۔[31]

مبحث دوم: نصرانیت میں تصورات سزا

یہودیوں کی مانند نصاری کا بھی وہی موقف تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں تو اللہ نے ان سے سوال کیا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اللہ تمہیں تمہارے گناہوں کے سبب سزائیں کیوں دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دونوں میں سے کوئی بھی اللہ کا بیٹا اور محبوب نہیں ہے۔ بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تو یہود و نصاریٰ دونوں کو قرآن حکیم فرقان حمید میں ظالم قرار دیا ہے۔ اور جس جگہ اہل کتاب کہہ کر کوئی حکم یا سزا وغیرہ بیان فرمائی ہے اس سب میں عیسائی، یہودیوں کے برابر کے شریک ہیں۔ یعنی جو سزا یہودیوں کے لیے تھی وہی عیسائیوں کیلئے بھی بیان ہوئی۔ فقط اشارۃ چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

اول: عیسائی گروہ کو اللہ کی دی ہوئی سزائیں

عیسائی یمنی گورنر ابرہہ نے بیت اللہ کے مقابلے میں کلیسا تعمیر کیا اور لوگوں کو بیت اللہ کی بجائے اس میں اکٹھا کرنا چاہا۔ جس پر کنانہ کے ایک شخص نے اس کے کلیسا کو آلودہ کر دیا۔ ابرہہ کو اطلاع ملی کہ یہ حرکت قریشیوں نے کی ہے۔ تو اس نے قسم اٹھائی کہ میں مکہ پہنچوں گا اور بیت اللہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ جب خانہ کعبہ پر حملہ کے ارادہ سے اس کے قریب پہنچا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے ابابیل کے ایک غول نے آن واحد میں صلیبی لشکر کو گھیرے میں لے لیا۔ ہر ابابیل کی چونچ میں مسور یا ماش کے دانے برابر کنکر تھا اور دونوں پنجوں میں دو دو کنکریاں تھیں۔ جس پر بھی وہ کنکری پڑتی تھی وہ وہیں ہلاک ہو جاتا تھا۔ اس مکمل واقعے کی جانب اللہ تعالیٰ نے سورۃ فیل میں اشارہ دیا ہے۔

دوم: عیسائیت کے لیے بطور وعید آخرت میں بیان کی گئی سزائیں

سماوی مذاہب میں سے ہر ایک میں آخرت کی جزا و سزا کا تصور موجود ہے۔ بطور ثبوت چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

---

[26] ʻAhd al-Namāh al-Qadīm, Sūrah Lāwīyī, 14:20.
[27] ʻAhd al-Namāh al-Qadīm, Sūrah Lāwīyī, 9:21.
[28] Al-Kitāb al-Muqaddas, ʻAhd al-Namāh al-Qadīm, Sūrah Lāwīyī, 18:24.
[29] ʻAhd al-Namāh al-Qadīm, Bāb 20, 45:20.
[30] ʻAhd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Dīwār, 12:7.
[31] Al-Kitāb al-Muqaddas, ʻAhd al-Namāh al-Qadīm, Sūrah al-ʻAmdīyā, 36:15.

عہد شکنی کی سزا:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں عیسائیوں کے حوالے سے فرمایا: کہ جو لوگ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں ہم نے ان سے عہد وپیمان لیے تھے مگر انہوں نے ان (عہد ونصائح) میں سے ایک حصہ کو فراموش کر دیا تو ہم نے بھی قیامت تک کے لیے ان میں آپس کی بغض وعداوت ڈال دی۔

دشمنوں کو جلانے کی سزا:

عہد فاروقی میں عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو عیسائی شہنشاہ نے قید کر لیا۔ اور اسے ہر طرح سے اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کرنے پر آمادہ کیا مگر وہ تیار نہ ہوئے۔ بالآخر سولی پر لٹکا کر اطراف میں تیر برسائے پھر کڑاہے میں پانی ابال کر دو مسلمانوں کو اس میں ڈلوا دیا مگر وہ ترک اسلام پر آمادہ نہ ہوئے بالآخر بادشاہ نے ان کی رہائی کو اپنی پیشانی پر بوسہ سے مشروط کیا تو بوسہ لے کر رہائی پائی۔ یہ مفصل واقعہ علامہ شمس الدین ذھبیؒ نے سیر اعلام النبلاء[32] میں نقل فرمایا ہے۔

سوم: آخرت میں دیگر سزائیں

ابن اللہ قرار دینے کے سبب اللہ کی رحمت سے محروم اور گمراہی کا شکار ہو گئے۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم کو نظیر الٰہی قرار دینے پر ابدی طور پر جنت سے محروم اور جہنم کے سزاوار ہوئے۔ عقیدہ تثلیث کی بنا پر کفر کی مہر ثبت ہوئی اور دردناک عذاب کی وعید ملی۔ حلت وحرمت کے خدائی اختیارات انسانوں کو تفویض کرنے (شرک) کے سبب مشرک قرار دیئے گئے۔ غلو[33] کے سبب گمراہ ہونے کا میڈل پایا اور داؤد علیہ السلام وعیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان پر لعنت بھی کی گئی۔ گناہوں اور نافرمانیوں کی دلدل میں ڈوبے رہنے کے باعث ان کے لیے خلود فی العذاب کی وعید سنائی گئی۔[34]

چہارم: وہ سزائیں جو کتاب مقدس (عہد نامہ جدید) میں مذکور وبیان ہوئیں

گالی دینے کی سزا:

میں آپ سے کہتا ہوں جس شخص کے دل میں اپنے بھائی کے خلاف غصہ بھڑکتا رہتا ہے اس کو مقامی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ جو اپنے بھائی کو حقارت سے احمق کہتا ہے اس کو عدالت عظمی میں پیش کیا جائے گا۔ اور جو اپنے بھائی کو ذلیل کمینہ کہتا ہے اس کو ہنوم کی وادی کی آگ میں جھونکا جائے گا۔[35]

والدین کی نافرمانی کی سزا:

خدا نے کہا: اپنے ماں باپ کی عزت کرو، اور جو اپنے ماں باپ کی بے عزتی کرے اسے مار ڈالا جائے۔[36]

---

[32] Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, Sīr al-'Alām al-Nubalā', Al-Mu'assasah al-Risālah, 11th Edition: 1417 A.H/1996 A.D, 2:14.

[33] حد اعتدال سے نکل جانا۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول کو افراط، ثانی کو تفریط کہتے ہیں۔ افراط کا معنی کسی چیز کو اس کی منزلت سے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا، اور تفریط کا مطلب ہے کسی چیز کو اس کے رتبے سے گھٹا کر بیان کرنا۔

[34] Sūrah al-Mā'idah, 5:79-80.

[35] Al-Kitāb al-Muqaddas, 'Ahd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Mattā, 22:5.

[36] Al-Kitāb al-Muqaddas, 'Ahd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Mattā, 5:15.

گمراہ کرنے پر سزا:

اگر ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو گمراہ کریں تو بہتر ہو گا کہ اس کے گلے میں ایک ایسی چکی کا پاٹ ڈالا جائے جسے گدھے کھینچتے ہیں اور پھر اسے سمندر میں پھینک دیا جائے۔[37] اگر آپ کا ہاتھ یا پاوں آپ کو گمراہ کر رہا ہے تو اسے کاٹ کر پھینک دیں۔ دونوں ہاتھوں اور پیروں کے ساتھ ابدی آگ میں پھینکے جانے سے بہتر ہے کہ آپ معذور ہو کر زندگی حاصل کریں۔ اور اگر آپ کی آنکھ آپ کو گمراہ کر رہی ہے تو اسے نکال کر باہر پھینک دیں۔ دونوں آنکھوں کے ساتھ ہنوم کی وادی کی آگ میں جھونکے جانے سے بہتر ہے کہ آپ ایک آنکھ کے ساتھ زندگی حاصل کریں۔[38]

بائیبل (عہد نامہ جدید) میں قصاص:

میں آپ سے کہتا ہوں: آنکھ کے بدلے میں آنکھ، اور دانت کے بدلے میں دانت" ۔[39] یسوع مسیح نے ایک مثال بیان کی کہ اگر ایک شخص کے باغ کے مزارع اس کو اجرت دینے کی بجائے اس کے فرستادہ ایلچیوں کو قتل کر دیتے ہیں تو باغ کا مالک کیا کرے گا تو حواریوں نے جواب دیا کہ مالک ان (مزارع) کو ہلاک کرے گا اور کسی ایسے شخص کو باغ مزارعت پر دے گا جو انگور کے موسم میں اسے اجرت دے۔[40]

رجم کی سزائیں:

عیسی علیہ السلام کی طرف انجیل میں ایک قول منسوب ہے۔" کہ تم زنا نہ کرو، میں تم سے کہتا ہوں جو کوئی کسی عورت پر بری نظر ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں پہلے ہی اس کے ساتھ زنا کر چکا ہے۔"[41] مسیح کے زمانہ میں زنا کی سزا رجم (سنگسار کرنا) تھی۔[42] ستنفس (STEPHENS) کو شریعت کی مخالفت کرنے اور موسی علیہ السلام کی رسموں کو بدلنے کے الزام میں سنگسار کیا گیا تھا۔[43]

کوڑوں کی سزا:

انجیل مقدس میں ہے کہ قاضی شریر انسان کی شرارت ثابت ہونے پر اپنی آنکھوں کے سامنے اس کی شرارت کے مطابق گن گن کر کوڑے لگوائے اور چالیس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے۔[44]

مبحث ثالث: اسلام میں تصورات سزا

بنیادی طور پر اسلام کا دنیاوی نظام سزا کا تصور تین نوعیتوں پر مشتمل ہے۔

1. **تعزیرات:** کسی کو ادب سکھانے (تأدیبا)، اصلاح کرنے یا تنبیہ کرنے کے لئے سزا دینا۔ جیسے استاد کا شاگرد کو، باپ کا اولاد کو یا خاوند کا بیوی کو۔

وَأَنْفق عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللَّهِ-[45]

---

[37] Al-Kitāb al-Muqaddas, ʻAhd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Mattā, 6:9.
[38] Al-Kitāb al-Muqaddas, ʻAhd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Mattā, 18:8-9.
[39] Sūrah al-Mulk, 38:5.
[40] SūrSūrah al-Anbiya, 21:33-48.
[41] Sūrah al-Qamar, 28:5.
[42] Al-Kitāb al-Muqaddas, ʻAhd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Yūḥannā, Bāb 8.
[43] ʻAhd al-Namāh al-Jadīd, Aʻmāl, Bāb 6.
[44] ʻAhd al-Namāh al-Jadīd, Sūrah Dīwār, 25:1-3.

"اوراپنی حیثیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کر اور ان سے ادب کی لاٹھی مت اٹھانا اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔"

وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا) 46

"اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو انہیں مار (کر سمجھاؤ) اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو بے شک خدا سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے۔"

"عَنْ عَمْرِوْا بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ا: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ ، وَاضْرِبُوْہُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ الْمَضَاجِعِ "47

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد یں سات سال کی ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کی ہو جائیں تو انہیں اس (کے نہ پڑھنے) پر مارو اور ان کے سونے کے بستر الگ کر دو۔"

مذکورہ بالا قرآنی آیت اور احادیث نبویہ سے تعزیری سزاؤں کے وجود کا ثبوت ملتا ہے کہ اسلام نے ان کا حکم دیا ہے مگر یہ سزائیں ایسی ہیں کہ ان میں تکلیف حدود کی نسبتاً کم دی جاتی ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ہے آپؐ نے تعزیری سزا کی تحدید کرتے ہوئے فرمایا: حدود اللہ میں کسی مقررہ حد کے سوا کسی اور سزا میں دس کوڑے سے زیادہ بطور تعزیر و سزا نہ مارے جائیں۔48

2. قصاص:

قصاص کا لغوی معنی بدلہ لینا۔49 اور اصطلاح میں "أَنْ يُفْعَلَ بِالفَاعِلِ الْجَانِيْ مِثْلَ مَا فَعَلَ" 50 یعنی مجرم قصوروار کے ساتھ وہی کچھ کیا جائے جو اس نے کیا۔ سو اگر کسی نے دوسرے کو قتل کیا ہے تو اسے بھی قتل ہی کیا جائے گا اور اگر کسی کا ہاتھ، ٹانگ، بازو، وغیرہ توڑا ہے یا آنکھ پھوڑی ہے یا دانت توڑا ہے تو ایسا کرنیوالے کو وہی سزا دی جائے گی۔ قصاص کا تفصیلی حکم قرآن کریم کی اسی نص سے ثابت ہے جس میں باری تعالیٰ نے اہل کتاب میں تصورات قصاص کو بیان فرمایا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙوَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ 51

---

[45] Aḥmad ibn Ḥanbal, Musnad Imām Aḥmad ibn Ḥanbal, Translated by: Professor Sa'īd Mujtabā Sa'īdī, Anṣār al-Sunnah Publications, Lahore, Year of Publication: Not Specified, Hadīth No. 9030, 10025.

[46] Sūrah Saba', 34:4.

[47] Abū Dāwūd al-Sijistānī, Sulaymān ibn Ash'ath, Sunan Abū Dāwūd, Maktabah Dār al-Salām, Riyadh, 1st Edition: 1427 A.H, Kitāb al-Ṣalāh, Bāb Matā Yu'mer al-Ṣibyān li-Iqāmat al-Ṣalāh, Hadīth No. 495.

[48] Al-Bukhārī, Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Muḥāribīn, Bāb Kam al-Ta'zīr wa al-Adab, Hadīth No. 6848.

[49] Wahīd al-Zamān, Al-Qāmūs al-Jadīd, Maddah ق ص ص

[50] Majaddī, Amīn al-Iḥsān, Barkatī, Muḥammad, Qawā'id al-Fiqh, 1st Edition, 1986, Al-Sadaf Publishers, Karachi, p. 187, Maddah ق ص ص.

[51] Sūrah al-Jathīyah, 45:5.

"اور ہم نے اس (تورات میں) ان کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بھی بدلہ لیا جائے۔[52] ہاں جو شخص اس (بدلے) کو معاف کر دے تو یہ اس کے لئے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔"

3. **حدود:**

لفظی ترجمہ احکامات الٰہی، سرحد، سزا اور مخالفت۔ شرعی اصطلاح میں: "اَلْحَدُّ ہُوَ الْعُقُوْبَۃُ الْمُقَدَّرَۃُ حَقاً لِلّٰہِ تَعَالیٰ "[53] شرعاً حد اس متعین سزا کو کہتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالی کا حق ہونے کی وجہ سے واجب ہو۔ شریعت اسلامیہ میں حدود اللہ دو ذرائع سے اخذ کی جاتی ہیں۔

[52] جان لیے بغیر اعضاء وجوارح پر کسی بھی قسم کی زیادتی زخم کہلاتی ہے۔ یہ پانچ نوعیت کی ہوتی ہے۔ 01. اعضاء کا بدن سے الگ کر دینا: مثلاً ہاتھ، پاؤں، ناک، عضو تناسل کاٹ دینا، آنکھ پھوڑ دینا، ابرو، پلکیں، داڑھی، موچھ مونڈ دینا یا دانت اکھیڑ دینا۔ 02. اعضاء کی افادیت ختم کر دینا: مثلا دیکھنے، سننے، بولنے، چکھنے، چلنے، پکڑنے، جماع کرنے، یا عقل کا زائل ہو جانا وغیرہ 03. سر اور چہرے پر آنے والے زخم (شجاج / شجہ): معمولی اختلاف کے ساتھ اس کی مندرجہ ذیل 11 اقسام ہیں۔ (i). خارصہ (جلد پھٹ جائے مگر خون نہ نکلے) (ii). دامعہ (خون نکل آئے مگر بہے نہ) (iii). دامیہ (خون بہہ پڑے) (iv). باضعہ (کھال سے آگے گوشت بھی پھٹ جائے) (v). متلاحمہ (باضعہ سے قدرے گہرا مگر ہڈی تک نہ پہنچے) (vi). سمحاق (ہڈی کے اوپری جھلی نظر تو آجائے مگر پار نہ ہو) (vii). موضحہ (جھلی کٹ جائے، ہڈی ظاہر تو ہو مگر محفوظ رہے) (viii). ہاشمہ (ہڈی ٹوٹ جائے) (ix). منقلہ (ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے) (x). آمہ (جو دماغ کے غلاف یعنی آمہ تک پہنچ جائے) (xi). دامغہ (جو آمہ کو پار کر کے دماغ تک پہنچ جائے) 04. جراح (سر اور جسم کے علاوہ باقی جسم پر آنیوالے زخم) جراح کہلاتے ہیں۔ یہ دو طرح سے ہیں۔ (جائفہ) جو زخم پیٹ تک (پیٹ، حلق یا سینے کے ذریعے) سرایت کر جائے۔ (غیر جائفہ) جو زخم پیٹ تک سرائیت نہ کرے۔ 05. جو اپنی شدت میں درج بالا سے علاوہ ہو۔ یعنی نہ عضو تلف ہو نہ حرمان افادیت ہو نہ شجہ ہو نہ جراح، اثر رہے یا نہ۔
زخموں کی نوعیت عمدی یا خطائی ہوتی ہے یہاں شبہ عمد نہیں ہوتا۔ اور اختلاف آلہ سے اتلاف کا حکم مختلف نہیں ہوتا۔ اور ان کی سزائیں تین طرح سے ہوتی ہیں۔ 01. قصاص (لغت: کسی کے نقش قدم پر قدم رکھ کر چلنا): عمداً جرم میں جرم کے مطابق قصاص ہو گا۔ اس کے احکام پاکستان میں 1990 میں نافذ ہوئے 02.. دیت: جرم خطا میں مسلمان یا ذمی ناحق قتل کرنے یا کسی عضو کو تلف کرنے پر تاوان ادا کرنا۔ 03. ارش: خطا میں وہ تاوان جو اعضاء کو تلف کرنے پر لازم آئے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ الف: ارش مقرر: جس تاوان پر شرعی دلیل ہو۔ ہاتھ یا پاؤں ب: ارش غیر مقرر: جس تاوان کو قاضی وقت کی صوابدید پر رکھا گیا ہو۔ ارش مقرر کا وجوب: ہر پلک میں ربع دیت، ہر انگلی میں عشر دیت، ہر دانت میں پانچ اونٹ، موضحہ میں پانچ اونٹ، ہاشمہ میں عشر دیت، منقلہ میں پانچ اونٹ، جائفہ میں ثلث دیت ہے۔ ارش مقرر کامل دیت کے اعتبار سے: عضو الگ کرنے یا قوت یا حسن زائل کرنے پر کامل دیت ہے۔ عضو چار طرح کے ہیں: 01. اکہرے اعضاء: ۱۔ ناک مکمل یا اس کا بانسہ (اندر کا نرم حصہ) کاٹا گیا ہو، ۲۔ زبان یا قوت نطق ختم کر دی گئی ہو۔ ۳۔ عضو تناسل مکمل یا کچھ حصہ کاٹا ہو، ۴۔ کمر کی ہڈی توڑی گئی ہو، ۵۔ داڑھی مونڈی (جس کا دوبارہ اگنا محال ہو) گئی ہو، ۶۔ پیشاب اور پاخانہ کا راستہ۔ ان اعضاء میں کامل دیت ہے۔ 02: ثنائی اعضاء: جو اعضاء جوڑا جوڑا ہوں۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، کان، پستان خصیتین وغیرہ میں کامل دیت ہے اور اگر ان میں سے ایک کاٹا ہو تو نصف دیت ہو گی۔ 03: رباعی اعضاء: جو چار چار ہوں۔ جیسے پلکیں ان پر کامل دیت اور ہر پلک پر ربع دیت ہو گی۔ 04: عشریات / عشاری اعضاء: جو دس دس ہوں۔ جیسے ہاتھوں، پاؤں کی انگلیوں پر کامل دیت اور اگر ایک کاٹی گئی تو عشر دیت ہو گا۔
قاضی کی صوابدیدی سزائیں: 01: اعضاء میں اگر کامل دیت نہ ہو تو عدل سلطان ہو گا۔ مثلاً ناک کا نتھنا کاٹ دیا، گونگے کی زبان کاٹ دی یا دانت کے علاوہ ہڈی توڑ دی۔ 02: قوت اعضاء زائل ہونے میں اگر کامل دیت نہ ہو۔ مثلاً چہرہ سیاہ کر دیا۔ 03: شجاج میں سے خارصہ، دامعہ، دامیہ، باضعہ، متلاحمہ اور سمحاق میں بھی عدل سلطان ہو گا۔ 04: جراحتوں میں غیر جائفہ، یا ایسی ایذا جس میں نہ عضو تلف ہوا نہ افادیت ختم ہوئی، میں عدل سلطان پر منحصر ہے۔

[53] Ibn Humām, Sharḥ Fatḥ al-Qadīr, Kitāb al-Ḥudūd (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2003), 11:318.

اول: کتاب اللہ یعنی قرآن مجید

دوم: سنت رسول اللہ یعنی حدیث مبارکہ

قرآن میں بیان کردہ حدود: (شرعی حدود کا پہلا ماخذ)

01. حد قتل عمد: جان بوجھ کر قتل کرنے والے کو قصاصاً قتل کیا جاتا ہے۔ تورات و انجیل میں بھی قصاص ہی سزا تھی اور قرآن مجید میں بھی قصاص ہی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ﴾ [54]

"اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا بدلہ لینا فرض کر دیا گیا ہے۔ " اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ [55]

"اور اے عقل والو! تمہارے لئے بدلہ لینے میں زندگی ہے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

02. حد قتل خطا: اگر مقتول مؤمن تھا تو ایک مؤمن کو آزاد کروانا اور دیت [56] کی ادائیگی کرنا ہے۔ اگر مقتول دشمن قوم کا مسلمان تھا تو فقط ایک مومن کو آزاد کروانا ہوگا اور اگر معاہد تھا تب بھی دیت کی ادائیگی کے ساتھ ایک مومن کو آزاد کروانا ہے۔

(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلاَّ خَطَئاً وَمَن قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَئاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَہْلِهِ إِلاَّ أَن يَصَّدَّقُواْ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَہُوَ مْؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَہُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَہْلِهِ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةً فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَہْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللهِ وَكَانَ اللهُ عَلِيْماً حَكِيْماً) [57]

"مؤمن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ مومن کا قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے (سرزد) ہو جائے۔ اور جو مؤمن کو غلطی سے قتل کرے تو (اسے چاہیے کہ) ایک مؤمن گردن (غلام یا باندی) کو آزاد کرے اور اس (مقتول) کے گھر والوں کو دیت کی ادائیگی کرے الا یہ کہ وہ صدقہ (معاف) کر دیں۔ اگر تو وہ دشمن قوم کا (رہائشی) تھا۔ اور (تھا وہ) مؤمن تو ایک مؤمن گردن (غلام یا باندی) کو آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے تھا کہ جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ تھا تو (مقتولین) کے گھر والوں کو دیت کی ادائیگی کرے اور ایک مؤمن گردن (غلام یا لونڈی) کو آزاد کرے۔ جس کے پاس یہ حیثیت نہ ہو تو وہ دو ماہ لگاتار روزے رکھے یہ اللہ کی طرف سے توبہ (تصور) ہوگی۔ اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔"

03. حد قذف:

تہمت (بے عیب پر عیب) لگانے والے کی سزا 80 کوڑے اور استحقاق گواہی سے محرومی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

---

[54] Al-Baqarah, 2:178.

[55] Al-Baqarah, 2:179.

[56] ایک آزاد مقتول یا مقتولہ کا خون بہا 100 اونٹ ہیں: 30 بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں، 30 بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں) 30 حقہ (تین سالہ اونٹنیاں) اور 10 ابن لبون (دو سالہ مذکر اونٹ) سنن ابی داؤد، کتاب الدیات، باب الدیۃ کم ھی: 4541۔ اور بمطابق عہد نبوی 800 دینار یا 8000 درھم اور بمطابق عہد فاروقی 1000 دینار یا 12000 درھم اور گائے والوں پر 200 گائیں، بکری والوں پر 2000 بکریاں، حلے (خاص قسم کے لباس) تیار کرنے والوں کیلئے 200 حلے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الدیات، باب الدیۃ کم ھی: 4542)

[57] Sūrah an-Nisa, 4:92.

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُہَدَآءَ فَاجْلِدُوْہُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَہٰدَةً أَبَداً وَأُوْلٰئِكَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ [58]

"اور وہ لوگ جو کنواری عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ نہیں لاتے تو تم ان کو کوڑے لگاؤ اسی کوڑے اور ان کی گواہی کو کبھی قبول نہ کرو اور یہی لوگ فاسق ہیں۔"

04. حد حرابہ:

حرابہ سے مراد لڑائی جھگڑا، دنگا، فساد اور کشت وخون وغیرہ کرنا ہے۔ یہ امور قیام امن کی راہ میں بہت بڑی دیوار کی شکل میں حائل ہوتے ہیں۔ اور مذاہب سماویہ کے اہم مقاصد میں دنیا میں قیام امن بھی ایک ہے۔ سو فرمان خداوندی کے باعث ایسا کرنے والے کو اس کے عمل کے مناسب (یعنی جس طرح اس نے دنگا کیا ہو گا) مندرجہ ذیل میں سے کوئی سزا دی جائے گی۔ اگر اس میں قتل کیا تو قتل کیا جائے۔ اگر سولی دی تو سولی دی جائے اور اگر اعضاء جسم کو کاٹا یا نکالا گیا تو ویسا ہی کیا جائے گا۔

﴿ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِيْ الْأَرْضِ فَسَاداً أَنْ يُقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَالِكَ لَہُمْ خِزْيٌ فِيْ الدُّنْيَا وَلَہُمْ فِيْ الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ [59]

"بے شک جو لوگ خدا اور رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں، ان کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں۔ یہ تو ان کی دنیا کی رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔"

05. حد سرقہ:

شریعت اسلامیہ بھی دیگر مذاہب کی مانند چوری [60] کرنے والے مجرم کو عبرتناک سزا دے کر اس جرم کا سد باب کرتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے مرد و عورت کو جس سے غیر کے مال کو ناجائز ہتھیانا (ثبوتوں، گواہوں اور سارق کے پاس مال کی موجودگی وغیرہ کی صورت میں) ثابت ہو جائے، حکم ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا ﴾ [61] "اور چور مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھوں کو کاٹ دو۔"

06. حد غیر محصن زانی: غیر شادی شدہ زانی کی سزا 100 کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی یا قید ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا مِائَةَ جَلْدَةً ﴾ [62] "پس تم زناکار مرد اور عورت دونوں کو کوڑے لگاؤ سو کوڑے۔"

07. حد محصن مملوک زانی:

شادی شدہ غلام یا لونڈی اگر جرم کا ارتکاب کریں تو ان کی حد آزاد مرد یا عورت کی سزا سے نصف ہو گی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْہِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ﴾ [63]

---

[58] Sūrah an-Nisa, 4:24.
[59] Sūrah al-Ma'idah, 5:33.
[60] **عند الاحناف**: 10 درہم ، **عند الشوافع والمالک**: ربع دینار یا 3 درہم پر حد کا نفاذ ہو گا۔
[61] Sūrah al-Ma'idah, 5:38.
[62] Sūrah al-Baqarah, 2:24.
[63] Sūrah an-Nisa, 4:25.

"پھر اگر وہ (کنیزیں) بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔"

احادیث میں بیان کردہ حدود: (شرعی سزاؤں کا دوسرا ماٰخذ)

01. حد محصن:

اس سے مراد آزاد شادی شدہ زانی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس نفسانی خواہشات کے حصول کا حلال ذریعہ ہو تب بھی وہ حرام ذریعہ کا انتخاب و ارتکاب کرے، تو اس کا مطلب ہے وہ نفسانی خواہشات سے مغلوب نہیں بلکہ گناہوں کا رسیا اور خاندانوں میں امن و امان کا دشمن ہے۔ لہٰذا ایسا شخص جرم میں غیر شادی شدہ کی نسبتاً زیادہ شناعت و قباحت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کی سزا بھی اس کے جرم کی نوعیت کے مطابق شدید ہی رکھی گئی ہے۔ اور وہ ہے رجم (یعنی پتھر مار مار کر اسے قتل کر ڈالنا) کر دینا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: " لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْہَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللہِ إِلَّا فِی اِحْدیٰ ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّہٗ یُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِباً بِاللہِ وَرَسُوْلِہٖ فَإِنَّہٗ یُقْتَلُ أَوْ یُصَلَّبُ أَوْ یُنْفیٰ مِنَ الْأَرْضِ أَوْ یَقْتُلَ نَفْساً فَیُقْتَلُ بِہَا "[64]

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان مرد کا خون حلال نہیں ہے مگر تین عادات کے باعث: ۱۔ شادی شدہ زانی، جسے رجم کر دیا جائے۔ ۲۔ جان بوجھ کر کسی شخص کو قتل کر دینے والے کو بھی قتل کر دیا جائے۔ ۳۔ یا وہ شخص جو اسلام سے خارج ہو کر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے، سو ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے یا سولی لٹکا دیا جائے یا زمین سے دور بھگا دیا جائے۔"

نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ سے ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ جب اس قسم کے مجرموں کے کیس سامنے آئے تو آپ ؐ نے ان کو یہی (رجم کی) سزا دی۔

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ اللہَ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتَابَ وَکَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللہِ صلى الله عليه وسلم وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ وَإِنِّیْ خَائِفٌ أَنْ یَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَیَقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ کِتَابِ اللہِ فَیُضِلُّوْا بِتَرْکِ فَرِیْضَۃٍ أَنْزَلَہَا اللہُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَیِّنَۃُ أَوْ کَانَ حَمْلٌ أَوِ الْاِعْتِرَافُ ۔"[65]

"سیدنا عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور اس نازل کردہ کتاب میں آیت رجم بھی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے رجم بھی کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ لمبا عرصہ بیتنے پر لوگ کہنے لگیں کہ اللہ کی کتاب میں ہمیں تو آیت رجم نہیں ملتی۔ تو اس فریضہ کے ترک کرنے پر گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔ آگاہ رہو! ہر اس شخص کو جو شادی شدہ ہو اور اس پر گواہ بھی موجود ہوں یا حمل ہو جائے یا وہ خود اقرار (جرم) کر لے تو اسے رجم کرنا ثابت ہے۔"

[64] Abū Dāwūd, *Sunan*, Kitāb al-Ḥudūd, Bāb al-Ḥukm Fī Man Irtadd, 4353.

[65] Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, al-Jāmiʿ al-Mukhtaṣar min al-Sunan ʿan Rasūl Allāh, wa Maʿrifah al-Ṣaḥīḥ wa al-Maʿlūl wa Mā ʿalayhī al-ʿAmal, Abwāb al-Ḥudūd, Bāb Mā Jāʾa Fī Taḥqīq al-Rajm (Lahore: Islāmī Kutub Khānah, n.d.), 1432.

02. حد شرب خمر:

خمر، شراب کو کہتے ہیں اور شُرب خَمر سے مراد شراب پینا۔ شریعت اسلامیہ میں تمام مسکرات (نشہ آور اشیاء) کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور جو شخص مسکرات کو استعمال کرتا ہے وہ مستوجب حد تصور کیا جاتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں شرابی کی حد چالیس کوڑے تھی مگر خلیفہ الرسولؐ نے اپنے دور خلافت میں اسے بڑھا کر اسی کوڑے مقرر کر دیا۔ اب اسی کوڑے ہی مارے جاتے ہیں۔

"عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ ، فَحَثَىٰ فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ ، حَتّٰى قَالَ لَهُمْ : اِرْفَعُوْا فَرَفَعُوْا، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍؓ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِيْنَ ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُؓ أَرْبَعِيْنَ صَدْراً مِنْ إِمَارَتِهِ ، ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ فِيْ آخِرِ خِلَافَتِهِ ، ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُؓ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِيْنَ وَ أَرْبَعِيْنَ ، ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُؓ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ "۔[66]

"ابن شہابؒ[67] سے روایت ہے کہ انہیں عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ازہر نے خبر دی اس نے اپنے باپ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شرابی لایا گیا اور آپ حنین میں تھے، آپ نے اس کے منہ پر خاک ڈال دی، پھر اپنے اصحاب کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اپنے جوتوں سے اور جو چیزیں ان کے ہاتھوں میں تھیں ان سے مارا، یہاں تک کہ آپ فرمانے لگے: بس کرو۔ بس کرو، تب لوگوں نے اسے چھوڑا۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو آپ کے بعد ابو بکرؓ بھی شراب کی حد میں کوڑے مارتے رہے، پھر عمرؓ بھی اپنی خلافت کے شروع میں چالیس کوڑے ہی مارے، پھر خلافت کے اخیر میں انہوں نے اسی کوڑے مارے، پھر عثمانؓ نے کبھی اسی کوڑے اور کبھی چالیس کوڑے مارے، پھر معاویہؓ نے اسی کوڑوں کی تعیین کر دی۔"

03. ارتداد:

ارتداد سے مراد اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ کفر میں پلٹ جانا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی انسان سلگتی آگ میں سے نکل کر دوبارہ اسی میں کود جائے۔ تو ایسے شخص کو سلگتی آگ میں جلتا ہوا زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ اس کو ختم کر دینا چاہیے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ "[68]

"سیدنا انسؓ سے روایت ہے بلاشبہ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔"

04. حد شاتم رسول:

---

[66] Abū Dāwūd, Sunan, Kitāb al-Ḥudūd, Bāb Iza Tābaʻa Fī Shurb al-Khamr, 4488.

[67] آپؒ 03 ناموں سے مشہور ہوئے ابن شہاب دادا کی نسبت سے، محمد بن مسلم والد کی نسبت سے اور امام زہری قبیلے کی نسبت سے۔ آپ 50ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور صحابہ و تابعین کی جماعت سے علم قرآن وسنت اکتساب کیا۔

[68] Al-Nasā'ī, Aḥmad ibn Shuʻayb, Abū ʻAbd al-Raḥmān, Sunan al-Nasā'ī al-Mujtabā (Mumbai: Dār al-ʻIlm, 2012), Kitāb al-Muḥārabah, Bāb al-Ḥukm Fī al-Murtadd, 4069.

ایسے شخص کی سزا جو ناموس رسالت پر کیچڑ اچھالتا ہے، دنیا سے مٹا دینا ہے۔ اس امر پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کی گستاخی کرنے والا واجب القتل ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں ایسے مجرمین کو یہی سزا دی جاتی تھی۔ ذیل میں عہد نبوی سے اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں۔

"عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص کے پاس ایک ام ولد تھی جو نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیتی اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی، وہ نابینا اسے روکتا تھا وہ باز نہ آتی وہ اسے جھڑکتا مگر اس جھڑک کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ ایک رات حسب معمول اس نے آپؐ کی ہجو (گالیاں دینا) شروع کی تو اس (اندھے) نے ایک چھری لی اور اس کے پیٹ پر رکھ کر خوب زور سے دبا دیا حتی کہ اس نے اسے ہلاک کر دیا، اس کے دونوں پاؤں کے درمیان اس کے پیٹ سے ایک بچہ گرا جس نے اس جگہ کو جہاں وہ تھی خون سے لت پت کر دیا، جب صبح ہوئی تو آپؐ سے اس حادثہ کا ذکر کیا گیا، آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا: جس نے یہ کیا ہے میں اس سے اللہ کا اور اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ کھڑا ہو جائے تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھاندتے اور ہانپتے کانپتے آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! میں اس کا مولیٰ ہوں، وہ آپ کو گالیاں دیتی اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی، میں اسے منع کرتا تھا لیکن وہ نہیں رکتی تھی، میں اسے جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی صورت سے باز نہیں آتی تھی، میرے اس سے دو موتیوں کی مانند بچے ہیں، وہ مجھے بڑی محبوب تھی۔ کل رات جب وہ آئی تو حسب معمول اس نے آپ کو گالیاں دینا اور ہجو کرنی شروع کی، میں نے ایک چھری اٹھائی اور اس کے پیٹ پر رکھ کر خوب زور سے دبا دیا وہ اس کے پیٹ میں گھس گئی یہاں تک کہ میں نے اسے مار ہی ڈالا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو تم گواہ رہنا کہ اس عورت کا خون لغو (ضائع) ہے۔" [69]

05. حد ساحر:

ساحر "سحر" کا اسم فاعل ہے۔ جس کا معنی ہے جادوگر۔ شریعت اسلامیہ میں جادوگری بھی ایک حرام عمل اور کبیرہ گناہ ہے۔ جادوگر کے پاس جانا اور اس کی باتوں کی تصدیق کرنا چالیس یوم کی عبادات کے عدم قبولیت پر منتج ہوتا ہے۔ یہاں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خود جادو کا عمل کرنا کس قدر قباحت و خباثت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کی سزا تن کو گردن سے جدا کر دینا بیان فرمائی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: " حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ "[70]

"سیدنا حسنؓ سے روایت ہے وہ جندب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جادوگر کی حد تلوار سے گردن اڑا دینا ہے۔"

عمرو بن اَوس کہتے ہیں کہ میں احنف بن قیس [71] کے چچا جزء بن معاویہ کا منشی تھا۔ کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط ان کی وفات سے ایک سال پہلے آیا (اس میں لکھا تھا): ہر جادوگر کو قتل کر ڈالو، اور مجوس کے ہر ذی محرم کو دوسرے محرم سے جدا کر دو اور انہیں زمزمہ (گنگنانے اور سر سے آواز نکالنے) سے روک دو، تو ہم نے ایک دن میں تین جادوگر مار ڈالے۔ [72]

---

[69] Abū Dāwūd, Sunan, Kitāb al-Farā'iḍ, Bāb al-Ḥukm Fī Man Sabba al-Nabī, 4361.

[70] Al-Tirmidhī, al-Jāmi' al-Mukhtaṣar, Abwāb al-Ḥudūd, Bāb Mā Jā'a Fī Ḥadd al-Sāḥir, 1460.

[71] قبیلہ بنو سعد سے تعلق رکھتے تھے۔ بصرہ کے سرداروں میں سے تھے۔ سیدنا عمرؓ نے اپنے عہد میں بصرہ کے والی سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ کا مشیر خاص متعین فرمایا۔ جنگ صفین میں سیدنا علیؓ کی جانب سے حصہ لیا۔ 72ھ میں وفات پائی۔

06. اغلام بازی:

اغلام بازی سے مراد مرد کا مرد کے ساتھ زنا کرنا ہے۔ اسے عموماً قوم لوط کے عمل ہونے کی نسبت سے لواطت کہا جاتا ہے۔ مگر ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ خطا فاش لوط علیہ السلام کی قوم میں تھی نہ کہ لوط علیہ السلام میں۔ کیونکہ لواطت کہنے سے نسبت قوم کی طرف نہیں بنتی بلکہ اللہ کے نبی لوطؑ کی طرف بنتی ہے۔ جبکہ اللہ کا نبی ایسی غلیظ و قبیح حرکت سے پاک تھا۔ وہ قوم چونکہ سدوم بستی کی رہائشی تھی اس لیے اس عمل کو اس بستی کی جانب نسبت دیتے ہوئے سدومیت کہنا چاہیے یا عمل کی طرف نسبت کرتے ہوئے اغلام بازی کہہ کر پکارنا چاہیے۔ سدومیت یا اغلام بازی فطرت انسانی سے بعید انتہائی مکروہ عمل ہے۔ ایسے فعل کے خواہی فاعل و مفعول دونوں کے لئے سزا قتل ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ:" مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ " [73]

"سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو کرنے والے اور جس کے ساتھ کیا گیا ہے دونوں کو قتل کر دو۔"

اور اگر ان میں سے کسی پر جبر کرنا ثابت ہو جائے تو وہ سزا سے بھی بری ہو جائے گا۔

آخرت کی سزائیں

قرآن و سنت سے مأخوذ و مستنبط سزائیں بالاختصار پیش کی جاتی ہیں۔ مثلاً خدائی دعوی کرنے پر ذلت کے ساتھ جہنم میں خلود (ہمیشہ جہنم میں رہنا) ہو گا۔[74] شرک کرنے والے اور مرتد کے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔[75] کافر کی جہنمی آگ کے لباس اور کھولتے ہوئے پانی سے میزبانی کی جائے گی۔ [76] منافق کو جہنم کے سب سے آخری درجے میں پھینک دیا جائیگا۔[77] مخالفت رسول کی دنیا میں سزا یہ ہے کہ اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور آخرت میں جہنم اس کا ٹھکانہ ہو گا۔[78] ظالم سے عذاب کبیر (بڑے عذاب) کی صورت میں بدلہ لیا جائے گا۔[79] متکبر کا جہنم سے نکلنا اونٹ کے سوئی کے ناکہ میں سے گزرنے سے مشروط کر دیا جائے گا۔[80] مصور سے تصویر میں روح پھونکنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ جھوٹا خواب سنانے والے کو دو دانوں میں گرہ لگانے کا کہا جائے گا۔ کسی کے عیوب ٹٹولنے والے کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔[81] جو کسی مؤمن جان کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے تو اس کا بدلہ جہنم جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اللہ کا غضب بھی نازل ہو گا، اس پر پھٹکار (لعنت) بھی پڑے گی اور دردناک سزا دیا جائے گا۔[82] غیبت کرنے والے سے مردہ بھائی کا گوشت

---

[72] Abū Dāwūd, Sunan, Kitāb al-Farā'iḍ, Bāb Fī Akhdh al-Jizyah min al-Majūs, 3043.
[73] Abū Dāwūd, Sunan, Kitāb al-Farā'iḍ, Bāb Fī Man 'Amila 'Amal Qawm Lūṭ, 4462.
[74] Al-Anbiyā' 21:29.
[75] Sūrat al-Zumar 39:65.
[76] Sūrat Ibrāhīm 14:22-19.
[77] Sūrah al-Imran, 3:145.
[78] Sūrah an-Nisa, 4:115.
[79] Sūrah Maryam, 19:25.
[80] Sūrah al-Ma'idah, 5:10.
[81] Aḥmad ibn Ḥanbal, *al-Musnad*, Abwāb al-Nahy 'An al-Taswīr wa Ḥukm Mā Fīhi Ṣuwar min al-Thiyāb wa al-Basṭ wa al-Sutūr wa Nūḥ Zālika, Bāb Mā Jā'a Fī al-Nahy 'An al-Taswīr wa Wa'īda Fā'ilihi, 381/7, 8052.
[82] Al-Nisā' 4:93.

کھانے کا کہا جائے گا۔[83] نماز چھوڑنے والے کا انجام فرعون، قارون، ھامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہو گا۔[84] زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال گنجے سانپ کی شکل میں نمودار ہو گا اور اپنے مالک کے جبڑوں سے پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا کنز (جمع شدہ خزانہ) ہوں۔ اور مالدار شخص کو اس کے دنیاوی مویشی زیادہ صحتمند اور فربہ حالت میں آکر اپنے کھروں سے روندیں گے۔[85] لوگوں کی عزتوں سے کھیلنے والے کے ناخن پیتل کے بنا دیئے جائیں گے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور جسم کو نوچے گا۔[86] جھوٹ بولنے والے کے منہ سے گردن تک اطراف کو باری باری چیرا جاتا رہے گا۔[87] قرآن سے منہ موڑنے والے کو اندھا کر کے اٹھایا جائے گا اور فرشتہ اسے سر کے بل لٹا کر اس کے سر کو بڑے پتھر کے ساتھ کچلتا رہے گا۔[88] زناکار کو ننگے بدن دہکتی آگ میں پھینکا جائے گا۔[89] سود خور کو خون اور پیپ کی نہر میں پھینکا جائے گا، جس میں وہ غوطے لگاتا رہے گا۔ اگر وہ نکلنا چاہے گا تو فرشتہ اس کے منہ پر پتھر مار کر دوبارہ دھکیل دے گا۔[90] بے عمل عالم کی آنتیں باہر نکلی ہوں گی اور وہ ان کے گرد ایسے چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔[91] ریاکاری کرنے والے کو (خواہ قاری ہو ،عالم ہو، سخی و مالدار ہو) گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔[92] خودکشی کرنے والا تا قیامت اپنے عمل (نفس کو تعذیب دینے والے) کو دوہراتا رہے گا۔[93] یتیم کا مال کھانے والوں کے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھری جائے گی۔[94] جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کو اپنی نسبت دیتے ہوئے باپ بنایا دنیا میں اس کی نفل و فرض کوئی عبادت قبول نہیں ہو گی اور آخرت میں اس پر جنت حرام ہو گی۔[95] ہمیشہ کا شرابی، والدین کا نافرمان اور گھر میں برائیاں دیکھ کر خاموش رہنے والے پر جنت حرام ہو گی۔[96] احسان جتلانے والا اللہ کی نظر رحمت سے محروم ہو گا۔[97] وہ گوشت جو حرام سے پلا جنت سے محروم اور جہنم کا مستحق ہو گا۔[98] جنس غیر سے مشابہت کرنے والا رب کی لعنت کا

---

[83] Yūsuf, 12:49.

[84] Aḥmad, Al-Musnad, Kitāb al-Ṣalāh, Bāb Ḥujjat Man Kafara Tārk al-Ṣalāh, 599/1, 1090; and al-Bayhaqī in Jāmiʿ Shuʿab al-Īmān, Bāb al-Ḥifāẓa ʿala al-Ṣalāh wa al-Waʿīda ʿAlā Tarkihā, 46/3, 2823.

[85] Al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Zakāh, Bāb ʿIthm Māniʿ al-Zakāh, 1403; and Bāb Zakāh al-Baqr, 1460.

[86] Abū Dāwūd, Sunan, Kitāb al-Adab, Bāb al-Rajul Yazd al-ʿAn ʿArḍ Akhīh, 4878.

[87] Al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Janāʾiz, Bāb, 1386.

[88] Al-Aʿrāf 7:20-35; al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Janāʾiz, Bāb, 1386.

[89] Al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Janāʾiz, Bāb, 1386.

[90] Al-Bukhārī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Ākil al-Ribā wa Shāhidah wa Kātabah wa Qawl Allāh Taʿālā "Alladhīna Yākulūna al-Ribā..." 2085.

[91] Al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Badʾ al-Khalq, Bāb Ṣifat al-Nār wa Annahā Makhlūqah, 3267.

[92] Muslim, Ibn Ḥajjāj, al-Musnad al-Ṣaḥīḥ, Maktabat Dār al-Salām, Riyadh, 1435 AH, Kitāb al-Amārah, Bāb Man Qātil li-Riyāʾ wa al-Samʿah Ishtaha al-Nār, 4923.

[93] Al-Nasāʾī, al-Mujtabā, Kitāb al-Aymān wa al-Nudhūr, Bāb al-Ḥilf Bimillah Sīwā al-Islām, 3801.

[94] Al-Nisāʾ 4:10.

[95] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Beirut: Dār al-ʿIlm, 1987), Kitāb al-Manāqib, Bāb Laysa min Rajul adʿā Lighayr Abīh wa Huwa Yaʿlamuhu Illā Kufr, 3508.

[96] Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, Kitāb Āfāt al-Lisān, Bāb Mā Jāʾa fī al-Thalāthīyāt (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1999), 9:300, 9775.

[97] Al-Nasāʿī, Aḥmad ibn Shuʿayb, Abū ʿAbd al-Raḥmān, Sunan al-Nasāʿī al-Mujtabā (Mumbai: Dār al-ʿIlm, 2012), Kitāb al-Zakāh, Bāb al-Manān bimā ʿaṭā, 2563.

[98] Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, Kitāb al-Buyūʿ wa al-Kasb wa al-Miʿāsh wa Mā Yataʿallaq bi al-Tijārah, Abwāb al-Kasb, Bāb Mā Jāʾa fī al-Ḥath ʿalā al-Kasb wa ʿadam al-Taqāʿud wa al-Targhīb fī al-Ḥalāl Minhu wa al-Tanfīr Min al-Ḥarām (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1999), 6:21, 5726.

مستحق ہو گا۔[99] بھیک مانگنے والے کے چہرے پر گوشت نہیں ہو گا۔[100] زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والے کے گلے میں اس زمین سے سات زمینوں کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔[101] گانے کے آلات خریدنے والوں کو قیامت کے دن رسوائی والا عذاب دیا جائے گا۔[102] کسی کی محنت کو اپنی ظاہر کرنے والا قطعاً عذاب الٰہی سے بچ نہ پائے گا۔[103]

[99] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī, Sunan Ibn Mājah, Maktabah Dār al-Salām, Riyadh, 1428 AH, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb fī al-Mukhannathīn, 1903.

[100] Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, Kitāb al-Zakāh, Bāb al-Nahy ʻan al-Su'āl wa Mā Yataʻallaq Bihi (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmīyah, 1999), 4:83, 3527.

[101] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ (Beirut: Dār al-ʻIlm, 1987), Kitāb Abwāb al-Maẓālim wa al-Qiṣāṣ, Bāb Iṯm Man ẓalama Shay'ān Min al-Arḍ, 2452.

[102] Al-Anʻām, 6:31.

[103] Āl ʻImrān, 3:188.